بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیّدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

(ویب ایڈیشن)

# اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(دعوتِ اسلامی)

محرم الحرام ۱۴۴۱ھ

ستمبر 2019ء

محرم الحرام ۱۴۴۱ھ
ستمبر 2019ء
جلد: 1
شمارہ: 5

(ویب ایڈیشن)

# اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(Web Edition)

(دعوتِ اسلامی)



ڈاک کا پتہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی (دارالافتاء اہلِ سنّت دعوتِ اسلامی)
☆ اسلامی بہنوں کا ماہنامہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے
https://www.dawateislami.net

تاثرات (Feedback) کے لئے

اپنے تاثرات، مشورے اور تجاویز نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریسز پر بھیجئے

Khatoon.mahnama@dawateislami.net
mahnama@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

## حمد

### یااللہ مری جھولی بھر دے

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مری جھولی بھر دے<br>
گردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مری جھولی بھر دے

میدانِ عَرَفات دکھایا یااللہ مری جھولی بھر دے<br>
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مری جھولی بھر دے

بَہرِ کوثر و بیرِ زم زم کر دے کرم اے ربِّ اکرم<br>
حَشْر کی پیاس سے مجھ کو بچانا یااللہ مری جھولی بھر دے

یَااللہُ یَارَحْمٰنُ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ<br>
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ یااللہ مری جھولی بھر دے

سائل ہوں میں تیری وِلا کا پھیر دے رُخ ہر رنج و بلا کا<br>
واسِطہ شاہِ کرب و بلا کا یااللہ مری جھولی بھر دے

ہے تیرا فرماں اُدْعُوْنِیْ ہے یہ دعا ہو قبر نہ سُونی<br>
جلوۂ یار سے اِس کو بسانا یااللہ مری جھولی بھر دے

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم اِک اِک گھر میں مچ جائے دھوم<br>
اِس پہ فدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ مری جھولی بھر دے

جنّت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطّار الٰہی<br>
مولیٰ از پئے قُطبِ مدینہ یااللہ مری جھولی بھر دے

وسائلِ بخشش، ص121<br>
از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

## نعت

### جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا<br>
جس پر نظرِ کرم فرمائی اُس پر یہ اِحسان کیا

جن کا ستارہ چمکا اُن کو طیبہ کا پیغام ملا<br>
بخْتوروں نے در پر آکر بخشش کا سامان کیا

شُکر ادا ہو کیونکر تیرا کہ محبوب کی امّت میں<br>
مجھ سے نکمّے کو بھی پیدا تو نے اے رَحْمٰن کیا

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے<br>
کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا

پیارے مُبلِّغ! معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے<br>
دیکھ حُسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا<br>
جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

شاہ کو یہ معراج کی شب کتنا اونچا اِعزاز ملا<br>
آپ نے تو چشمانِ سر سے دیدارِ رَحْمٰن کیا

آہ! مقدّر عرصہ ہوا عطّار مدینے جا نہ سکا<br>
ہائے! اِسے حالات نے جکڑا یوں خونِ ارمان کیا

وسائلِ بخشش، ص196<br>
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

## منقبت

### یاشہیدِ کربلا فریاد ہے

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے<br>
نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے

آہ! سبطِ مصطفےٰ فریاد ہے<br>
ہائے! ابنِ مُرتضیٰ فریاد ہے

دے علی اصغر کا صَدقہ سرورا<br>
پیکرِ جُود و سخا فریاد ہے

بَہرِ زینب بے حیائی کا حُضُور<br>
خاتمہ ہو خاتمہ فریاد ہے

یا حُسین اسلامی بہنوں کو بنا<br>
پیکرِ شرم و حیا فریاد ہے

چھاگئی دل پر خزاں پیارے حُسین!<br>
دے بہارِ جانفزا فریاد ہے

حُبِّ سادات اے خدا دے واسِطہ<br>
اہلِ بیتِ پاک کا فریاد ہے

حال ہے بے حال شاہِ کربلا<br>
آپ کے عطّار کا فریاد ہے

وسائلِ بخشش، ص586<br>
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت<br>
دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اُمِّ عاطر عطاریہ

اللہ کریم کا فرمانِ عظیم ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۵۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ2، البقرۃ:153)

**صبر اور نماز کو ذکر کرنے کی حکمت** اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان جلد اول صفحہ 250 پر ہے: صبر سے مدد طلب کرنا یہ ہے کہ عبادات کی ادائیگی، گناہوں سے رُکنے اور نفسانی خواہشات کو پورا نہ کرنے پر صبر کیا جائے۔ نماز چونکہ تمام عبادات کی اَصل اور اہل ایمان کی معراج ہے اور صبر کرنے میں بہترین مُعاون ہے اس لئے اس سے بھی مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا اور ان دونوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ بدن پر باطنی اعمال میں سب سے سخت صبر اور ظاہری اعمال میں سب سے مشکل نماز ہے۔

(روح البیان، 1/257، تحت الآیۃ:153 ملخصا)

**صبر کسے کہتے ہیں؟** پیاری اسلامی بہنو! مختلف علمائے کرام نے اپنے الفاظ و انداز میں صبر کی تعریفات بیان فرمائی ہیں جن میں سے دو یہاں پیش کی جارہی ہیں:

1 نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کررہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کررہی ہو۔

(مفرداتِ امام راغب، ص273)

2 صبر کے معنٰی ہیں روکنا، شریعت میں صبر (یہ) ہے (کہ) مصیبت میں اپنے (آپ) کو گھبراہٹ سے روکنا، راضی بہ رضا رہنا۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/108)

**صبر کی فضیلت** پیاری اسلامی بہنو! قراٰن و حدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال میں صبر کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں جن سے صبر کی اہمیت پتہ چلتی ہے۔ چند فضائل ملاحظہ فرمائیے:

## صبر کے چند فضائل

**1 دعائیں مقبول ہوتی ہیں** ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۴۶)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

(پ10، الانفال:46)

یعنی صبر کرنے والوں کو اللہ پاک کی مدد حاصل ہوتی ہے اور ان کی دعائیں مقبولیّت سے سرفراز ہوتی ہیں۔

(روح البیان، 1/257، تحت الآیۃ:153 ملخصا)

**2 اللہ کے محبوب بندے** ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پ4، آل عمران:146)
یعنی اللہ پاک ان کی مدد فرماتا اور ان کی قدر و مَنزِلت بڑھاتا ہے۔ (بیضاوی، 2/101، تحت الآیۃ:146)

**3 برائیوں کی نیکیوں میں تبدیلی** ﴿وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے

اچھے کام کے قابل ہو۔ (پ14، النحل:96)

حضرت سیّدُنا امام ابو منصور محمد ماتُریدی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ کریم ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادے گا۔

(تاویلات اھل السنۃ، 6/567، تحت الآیۃ:96)

**4 صبر آدھا ایمان ہے** نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے دو حصے ہیں، آدھا ایمان صبر میں جبکہ آدھا شکر میں ہے۔ (شعب الایمان، 7/123، حدیث9715)

**5 صبر اور ایمان لازم و ملزوم ہیں** حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: جس طرح سر جسم کا اہم عُضْو ہے اسی طرح صبر ایمان کا اہم حصہ ہے۔

(شعب الایمان، 7/ 124، حدیث:9718)

**صبر کی مختلف صورتیں** پیاری اسلامی بہنو! شرعی اعتبار سے صبر کی مختلف صورتیں ہیں۔ حجّۃُ الاسلام حضرت سیّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صبر کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی مستحب اور کبھی ممنوع۔ شریعت کی حرام کردہ باتوں (مثلاً شراب، جوا وغیرہ گناہوں) سے بچنے پر صبر کرنا فرض ہے، تکالیف اور پریشانیوں پر صبر کرنا مستحب ہے جبکہ کسی ظالم کے ظلم پر صبر کرنا ممنوع ہے مثلاً کوئی ظالم کسی کے اپنے یا اس کے بیٹے کے ہاتھ کاٹ دے اور وہ خاموش رہ کر صبر کرتا رہے تو یہ صبر شرعاً ممنوع ہے۔

(احیاء العلوم، 4/85ملخصاً)

**صبر کی اقسام** حضرت سیّدُنا سہل بن عبد اللہ تُسْتَرِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صبر کی دو قسمیں ہیں: 1 اللہ پاک کی نافرمانی سے رکے رہنا، ایسا صبر کرنے والا شخص مجاہد ہے 2 اطاعتِ الٰہی پہ قائم رہنا، ایسا صبر کرنے والا شخص عابد ہے، جب کوئی شخص خدائے پاک کی نافرمانی سے بچتا رہتا اور اطاعتِ الٰہیّہ پہ قائم رہتا ہے تو اللہ کریم اسے اپنی تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

(قرطبی، 1/510، تحت الآیۃ:155)

**صدمہ پہنچتے ہی فوراً صبر کرنا** پیاری اسلامی بہنو! کچھ عورتیں گھر میں میّت یا کسی اور مصیبت کے موقع پر خوب رونا دھونا مچاتی اور گویا آسمان سر پر اٹھالیتی ہیں۔ دل کی بھڑاس نکال لینے کے بعد جب ان سے کہا جائے کہ "صبر کریں" تو بسا اوقات جواب ملتا ہے: "صبر ہی کر رہی ہیں"۔ یاد رکھیں! افضل ترین صبر وہ ہے جو مصیبت پہنچ کے فوراً بعد کیا جائے۔

**صبر تو اول صَدْمے کے وقت ہے** حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی عورت کے پاس سے گزرے، جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقِی اللہَ وَاصْبِرِی یعنی اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہچانا نہ تھا اس لئے کہا: آپ کو میری طرح مصیبت نہیں پہنچی۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں تو اس نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی یعنی صبر تو اول صَدْمے کے وقت ہوتا ہے۔

(بخاری، 1/433، حدیث:1283)

**بعد میں تو صبر آہی جاتا ہے** حضرت علامہ بدر الدین محمود عَیْنی رحمۃ اللہ علیہ حدیث مبارکہ کے اس حصے "صبر تو اول صدمے کے وقت ہوتا ہے" کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں صبر سے مراد کامل صبر ہے۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قابلِ تعریف صبر وہی ہے جو مصیبت کا فوری رد عمل (Reaction) ہو ورنہ رفتہ رفتہ تو صبر آہی جاتا ہے۔ علامہ بدر الدین محمود عَیْنی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: کہا گیا کہ بندے کو محض مصیبت پر نہیں، بلکہ صبر جمیل اور حسنِ نیّت

ہی سے ثواب ملتا ہے۔ (عمدۃ القاری، 6/94، تحت الحدیث:1283 ملتقطاً)

**صبرِ جمیل کیا ہے؟** حجۃُ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: صبرِ جمیل (یعنی بہترین صبر) یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے (یعنی مصیبت کے آثار اس کی باتوں یا حالت سے ظاہر نہ ہوں)۔ (احیاء العلوم، 4/91)

**صبر کے حصول کے طریقے** پیاری اسلامی بہنو! درج ذیل باتوں پر عمل کرنے کی بدولت صبر کی دولت حاصل ہو سکتی ہے:

(1) تکلیف کے وقت فوراً اللہ پاک کی طرف رجوع کریں، اس سے ہمت و حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور مصیبت کم نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔

(2) صبر کے فضائل پیشِ نظر رکھیں جیسا کہ ہمارے اسلاف کا طرزِ عمل تھا۔ منقول ہے کہ حضرت سیّدنا فَتْح مَوْصِلی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کا ناخن ٹوٹ گیا تو وہ ہنس پڑیں۔ ان سے پوچھا گیا کیا آپ کو درد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: اس تکلیف پر ملنے والے ثواب کی لذت نے میرے دل سے درد کی تلخی کو زائل کر دیا ہے۔ (احیاء العلوم، 4/90)

(3) صابرین کی سیرت پڑھتی رہیں، اس سے بھی آزمائشوں پر صبر کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔ منقول ہے کہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی درہموں کی تھیلی چوری ہو گئی تو آپ نے دعا کی: اللہ پاک اس شخص کے لئے اس میں برکت عطا فرمائے، شاید اسے مجھ سے زیادہ اس کی حاجت تھی۔

(احیاء العلوم، 4/90)

(4) کربلا کے خونیں منظر کا تصوّر کیجئے کہ شَقِیُّ الْقَلْب بدبختوں نے کاروانِ اہلِ بیت پر کیسے کیسے ظلم کے پہاڑ توڑے، امام عالی مقام امام حسین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان کے بھائی، بیٹوں کو شہید کر دیا گیا اور آخر کار امام حسین رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی اسلام کی سربلندی کی خاطر جامِ شہادت نوش فرمالیا۔ میدانِ کربلا کو خاندانِ نبوت کی قتل گاہ بنانے کے بعد بھی ظالموں کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا، اہلِ بیت کے خیموں میں لوٹ مار کرنے کے بعد انہیں جلا دیا گیا، جن کا آنچل شمس و قمر نے بھی نہ دیکھا تھا ان پاک بیبیوں کی پردہ دری کی گئی۔ ایسے مظالم کا سامنا کرنے کے باوجود ان پاک ہستیوں اور ان کے سوگواران کے لبوں سے شکوہ و شکایت کا ایک لفظ نہیں نکلا:

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت

پیاری اسلامی بہنو! مصائب و پریشانیوں میں شکوہ و شکایت کے بجائے صبر سے کام لینا چاہئے اور زبان سے وہی کلمات نکالنے چاہئیں جن سے اللہ کریم اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم راضی ہوں۔ ایک حدیث مبارکہ میں ایسے ہی کلمات کی تعلیم دی گئی ہے:

**مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھئے** فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے: جو مسلمان مصیبت آنے پر یوں کہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا (یعنی اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ پاک اسے مصیبت پر ثواب اور بہترین بدل عطا فرمائے گا۔ (مسلم، ص356، حدیث:2127)

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائلِ بخشش، ص412)

اللہ کریم اسیرانِ و شہیدانِ کربلا کے صدقے ہمیں بھی صبر کی دولت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# رمضان کے بعد افضل روزے

بنتِ محمد یوسف عطّاریہ مدنیہ

اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ یعنی رمضان کے بعد اللہ کے مہینے محرّم کا روزہ سب سے افضل ہے۔

(مسلم، ص456، حدیث:2755)

## اللہ کا مہینا کہنے کی وجہ

پیاری اسلامی بہنو! محرّم الحرام ہجری سال کا پہلا مہینا ہے جسے حدیث مبارکہ میں شَهْرُ الله یعنی اللہ کا مہینا فرمایا گیا ہے جس سے اِس ماہِ مبارک کی عظمت و شان پتہ چلتی ہے۔ محرّم الحرام کو شَهْرُ الله کہنے کی علمائے کرام نے مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ حضرت سیّدنا امام جلالُ الدین سُیُوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ایک وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: محرّم الحرام کے علاوہ سبھی مہینوں کے نام وہی ہیں جو اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں رکھے گئے تھے، صرف محرّم ایسا مہینا ہے جس کا نام اسلام کے آنے کے بعد تبدیل کیا گیا۔ دورِ جاہلیّت میں اسے "صَفَرُ الْاَوّل" کہتے تھے، اسلام آنے کے بعد اللہ پاک نے اس کا نام محرّم رکھا اس لئے اسے اللہ کریم کی طرف نسبت کرتے ہوئے شَهْرُ الله کہا گیا۔

(شرح السیوطی علی المسلم، 3/251، تحت الحدیث:1163)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ عاشورہ (یعنی 10 محرّم) کا دن محرّم میں واقع (ہے) اور عاشورہ میں بڑے اہم واقعات ہو چکے ہیں (مثلاً) آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیّت، نوح علیہ السلام کی کشتی کا جُودِی پہاڑ پر ٹھہرنا اور قیامت کا آنا اسی دن میں ہونے والا تھا اِس لئے سارے محرّم کو اللہ کا مہینا فرمایا گیا یعنی اللہ کے محبوبوں کا مہینا کہ جو اللہ کے بندوں کا ہو جائے وہ اللہ کا ہو جاتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 3/179 ملتقطاً)

## محرّم الحرام کی حُرمت و عظمت

قراٰنِ عظیم میں اللہ کریم کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے اس میں سے چار حُرمت والے ہیں۔ (پ10، التوبۃ: 36)

صَدْرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یکے بعد دیگرے، Continuous) یعنی ذُوالْقَعْدۃ الحرام، ذُوالْحِجَّۃ الحرام، محرّم اور ایک جُدا رجب، عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان

مہینوں کی تعظیم (Respect) کرتے تھے اور ان میں قِتال یعنی (جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں اِن مہینوں کی حُرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔ (خزائن العرفان، ص362)

## افضل مہینا

نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مہینوں میں سے افضل مہینا شَھْرُ اللہ ہے جسے تم لوگ محرّم کہتے ہو۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، 2/470، حدیث:4216) اس حدیثِ پاک میں مہینوں سے مراد رمضان کے علاوہ بقیہ مہینے ہیں کیونکہ رمضان المبارک محرّم سے افضل ہے۔

(لطائفُ المعارف، ص36 ماخوذاً)

## محرّم الحرام میں روزوں کی فضیلت

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مَرْوی ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا یعنی جو کوئی محرم الحرام کے کسی دن کا روزہ رکھے گا اسے ہر دن کے بدلے تیس دنوں (کے روزوں) کا ثواب ملے گا۔ (المعجم الصغیر، 2/71)

## نفلی روزوں کے لئے افضل مہینا

حضرت سیّدنا علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں: قَالَ أَئِمَّتُنَا: أَفْضَلُ الْأَشْهُرِ لِصَوْمِ التَّطَوُّعِ الْمُحَرَّمُ یعنی نفلی روزوں کے لئے سب سے افضل مہینا محرّم ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/534، تحت الحدیث:2039)

## پورا سال برکت ملنے کی امید

حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محرّم الحرام سے سال کی ابتدا ہوتی ہے لہٰذا اسے نیکی میں گزارنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اس کی بدولت پورا سال برکت ملنے کی امید ہے۔ (احیاءُ علوم الدین، 1/317)

## سچی توبہ کی برکت

(اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ) سچی توبہ کے ذریعے سال کی ابتدا کرنے سے گزشتہ دنوں میں کئے گئے گناہ ختم ہو جائیں گے۔ (لطائف المعارف، ص37 ملخصاً)
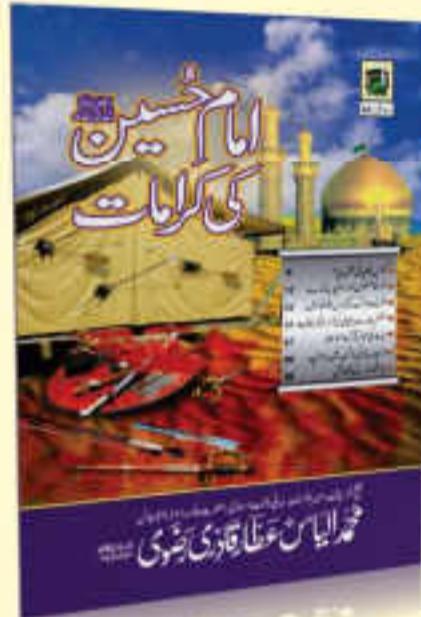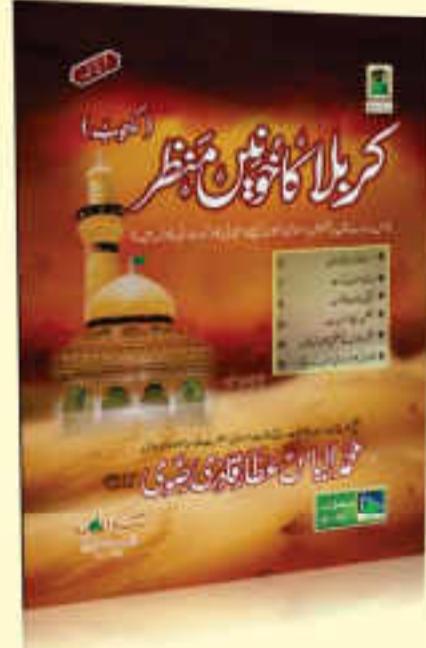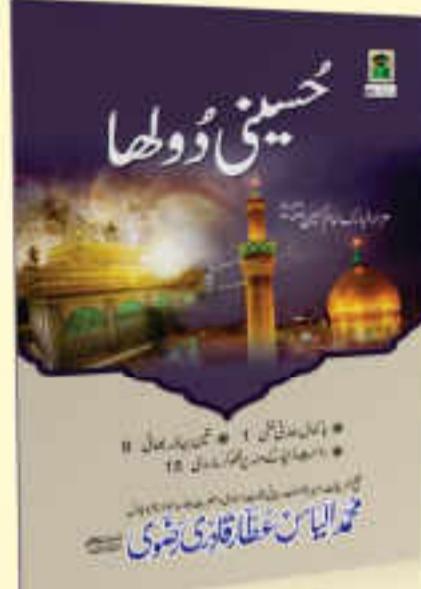
اللہ کریم اسلامی سال کے پہلے مہینے محرّم الحرام کی حُرمت و عزّت کے صدقے ہمیں پورا سال اس کی رضا والے کاموں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

# تقدیر کے متعلق عقائد

بنتِ سعید عطّاریہ مدنیہ

## تقدیر کسے کہتے ہیں

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی، بدی وہ سب اللہ کریم کے علمِ اَزَلی (یعنی قدیم علم جو ہمیشہ سے ہے) کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ پاک کے علم میں ہے اور اُس کے پاس لکھا ہوا ہے، اِسی کو تقدیر کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص24، بنیادی عقائد و معمولاتِ اہلسنّت، ص25)

## تقدیر کا ثبوت

تقدیر کا ثبوت قراٰن و حدیث میں موجود ہے۔ قراٰنِ کریم میں اللہ کریم کا فرمانِ عظیم ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (پ27، القمر:49)

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِیمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں چھ چیزیں اِرشاد فرمائیں:

1. اللہ پر
2. اس کے فرشتوں پر
3. اس کی (نازل کردہ) کتابوں پر
4. اس کے رسولوں پر
5. قیامت کے دن پر اور
6. اچھی بُری تقدیر پر ایمان لانا۔ (مسلم، ص33، حدیث:93)

## تقدیر کی تین اقسام

1. تقدیر کی پہلی قسم وہ ہے جو اللہ پاک کے علم اور حکم میں اَٹل ہوتی ہے، کسی کی دُعا یا کوئی نیک کام کرنے سے اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اللہ کریم کے محبوب بندے اِس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہیں تو انہیں اس سے روک دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام کو قومِ لُوط کے لئے دعا کرنے سے روک دیا گیا تھا کیونکہ اُن پر دنیوی عذاب کا فیصلہ اٹل ہوچکا تھا۔ تقدیر کی اس قسم کو "مُبْرَم حقیقی" کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، 1/12، 14 ماخوذاً، مراٰۃ المناجیح، 1/90 ماخوذاً) اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: میرے یہاں بات بدلتی نہیں۔ (پ26، ق:29)

2. تقدیر کی دوسری قسم میں کسی کی دُعا یا کوئی نیک کام کرنے سے تبدیلی ممکن ہوتی ہے لیکن یہ بات صرف اللہ پاک کے علم میں ہوتی ہے، مُقرَّب فرشتے بھی اس میں تبدیلی ممکن ہونے سے لاعلم ہوتے ہیں۔ تقدیر کی یہ قسم چونکہ بظاہر تقدیرِ مُبْرَم کے مُشابہ ہوتی ہے اس لئے اسے "مُعَلَّق شَبِیہ بہ مُبْرَم" کہتے ہیں۔

تقدیر کی اس قسم تک اکابِر اولیائے کرام و بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کی رسائی ہوتی ہے، جیسا کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرَم کورَد کر دیتاہوں۔ اسی کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے کہ دُعا قضائے مبرم کوٹال دیتی ہے۔ (بہار شریعت، 1/12، 14، 15 ماخوذاً)

## ولی کی دعا سے تقدیر بدل گئی

حضرت سیّدُنا مُجَدِّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے ایک استاد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کشف کے ذریعے دیکھا کہ ان کی پیشانی پر شَقِی (یعنی بدبخت) لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس بات کا تذکرہ اپنے بیٹوں سے کیا تو انہوں نے عرض کیا: آپ ان کی خوش بختی کی دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے دعا کی تو اللہ کریم نے آپ کی دعا کی برکت سے ان کی شَقاوت (یعنی بدبختی) کو سَعادت (یعنی خوش بختی) سے بدل دیا۔ (تفسیر مظہری، پ13، الرعد، تحت الآیۃ:39)

3 تقدیر کی اس قسم میں کسی کی دُعا یا کوئی نیک کام کرنے سے تبدیلی ممکن ہونا فرشتوں کے صَحیفوں (یعنی رجسٹروں) میں بھی لکھا ہوتا ہے (مثلاً: ایکسیڈنٹ میں زید کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی لیکن اگر اس کے والدین نے دعا کی یا زید نے صدقہ خیرات کیا تو وہ بچ جائے گا)۔

تقدیر کی اس قسم تک اکثر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی رسائی ہوتی ہے اور ان کی دُعا سے یہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ تقدیر کی اس قسم کا نام "مُعَلَّق محض" ہے۔

(بہار شریعت، 1/12، 14 ماخوذاً)

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (تقدیر کی یہ قسم) عام دعاؤں اور نیک اعمال سے بدلتی رہتی ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 1/90)

## تقدیر کے انکار کا حکم

تقدیر کا انکار کرنا کفر ہے (منح الروض الازہر، ص69) حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقدیر کا انکار کرنے والوں کو اس اُمّت کا مجوس قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد، 4/294، حدیث:4691)

## تقدیر لکھ دی گئی ہے

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ کریم نے زمین و آسمان پیدا فرمانے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی ساری مخلوق کی تقدیریں لکھ دی تھیں۔ (مسلم، ص1094، حدیث:6748)

## تقدیر سے متعلق چند ضروری باتیں

کمزوری، تندرستی، عقل مندی، رزق، موت وغیرہ ہر چیز تقدیر کے لکھے ہوئے کے مطابق ملتی ہے ✿ بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور اللہ پاک کے ارادے کے سپُرد کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے تو کہے کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے ہے اور جو بُرائی سرزَد ہو جائے اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے۔ (بہار شریعت، 1/19 ملخصاً) ✿ لوگوں پر تقدیر کا راز جنّت میں داخل ہونے کے بعد کُھلے گا، اِس سے پہلے کسی پر نہیں کُھل سکتا۔

(عمدۃ القاری، 6/260، تحت الحدیث:1362)

## کیا انسان تقدیر کے آگے مجبور ہے؟

جو انسان جیسا کرنے والا تھا اللہ کریم نے اپنے علم سے جان کر وہی لکھ دیا، یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دِیا۔ زید کے ذمّے بُرائی لکھی اس لئے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو اللہ پاک اِس کے لئے بھلائی لکھتا، اللہ کریم کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

(بنیادی عقائد و معمولات اہلسنّت، ص26 ملخصاً)

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اس شیطانی وسوسے پر ہرگز دھیان نہ دیا جائے کہ ہم اب مقدّر کے ہاتھوں لاچار ہیں، ہمارا اپنا کوئی قصور ہی نہیں بس ہم ہر وہ بُرا بھلا کام کرنے کے پابند ہیں جو لکھ دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہرگز ایسا نہیں بلکہ جو جیسا کرنے والا تھا، اسے اللہ پاک نے اپنے علم سے جانا اور اس کے لئے وَیسا لکھا، اللہ کریم کے جاننے اور لکھنے نے کسی کو مجبور نہیں کیا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص583)

## ناراضگی کا اظہار فرمایا

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم مسئلۂ تقدیر سے متعلق بحث کررہے تھے کہ اتنے میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے۔ (ہمیں مسئلۂ تقدیر میں بحث کرتے دیکھ کر) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہوئے حتّٰی کہ چہرۂ انور سُرخ ہوگیا گویا کہ مبارک رُخساروں پر انار نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ یا میں اسی کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگوں نے جب اس مسئلہ میں مباحثے کئے تو ہلاک ہوگئے۔ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں بحث نہ کرو۔ (ترمذی، 4/51، حدیث:2140)

## تقدیر کے بارے میں بحث کرنا منع ہے

پیاری اسلامی بہنو! عقیدۂ تقدیر، اسلامی عقائد میں سے نہایت نازُک اور پیچیدہ ہے۔ اس کے بارے میں بحث کرنے نیز کیوں؟ اور کیسے؟ وغیرہ سوالات کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

یاد رکھئے! تقدیر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و فکر کرنا ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔ جب حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمادیا گیا تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں؟

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ اللہ پاک نے انسان کو پتھر اور دیگر بے جان چیزوں کی طرح بے حس و حرکت پیدا نہیں کیا، بلکہ انسان کو ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، اور اس کے ساتھ عَقل بھی دی ہے تاکہ وہ اچھے بُرے اور فائدہ مند و نقصان دِہ کاموں کو پہچان سکے، اور ہر قسم کے سامان اور اَسباب مُہَیّا کر دیئے ہیں کہ انسان جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مُہَیّا ہو جاتے ہیں اور اِسی بنا پر اُس پر مُواخَذہ (پوچھ گچھ) ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مُختار (بااختیار) سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/18، 19)

کب مٹانے سے کسی کے خطِ تقدیر مٹے
ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

(سامانِ بخشش، ص178)

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں تقدیر سے متعلق ضروری عِلم حاصل کرنے اور اس کے بارے میں بحث سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# لُعابِ دَہن کی برکتیں

اُمِّ لائبہ عطّاریہ مدنیہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے:

ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ

یعنی انبیا کا ذکر عبادت اور نیک بندوں کا ذکر (گناہوں کا) کفّارہ ہے۔

(جامع صغیر، ص264، حدیث4331)

پیاری اسلامی بہنو! جب انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر عبادت ہے تو پھر سیّدُ الانبیاء، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر اور آپ کے پیارے پیارے معجزات کا لکھنا، پڑھنا اور سننا یقیناً دل کا سُرور اور آنکھوں کا نور ہوگا۔

آیئے! اپنے دل اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اللہ کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لُعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) کی چند برکتوں کا تذکرہ پڑھئے:

## سانپ کے زہر کا علاج

مکۂ مکرمہ سے مدینۂ طیبہ ہجرت کے دوران حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور کی صفائی کی اور تمام سوراخوں کو بند کیا۔ آخری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو اپنے پاؤں مبارک سے ان دونوں کو بند کیا، پھر رسولِ کریم، رءُوف رّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تشریف آوری کی درخواست کی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اندر تشریف لے گئے اور اپنے وفادار یارِ غار و یارِ مزار رضی اللہ عنہ کے زانو پر سرِ انور رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ اُس غار میں موجود ایک سانپ نے حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں ڈس لیا۔ دَرد کی شدّت کے باوجود آپ نے اِس خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام وراحت میں خلل واقع نہ ہو مگر شدّتِ تکلیف کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے جن کے چند قطرے محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک چہرے پر نچھاور ہوئے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہو گئے اور دریافت فرمایا: اے ابو بکر! کیوں روتے ہو؟ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے سانپ کے ڈَسنے کا واقعہ عرض کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ڈسے ہوئے حصّے پر اپنا لُعابِ دَہن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

(مشکٰوۃ المصابیح، 2/417، حدیث:6034 ملخصاً)

نہ کیوں کر کہوں یَا حَبِیْبِیْ اَغِثْنِیْ !<br>
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لُعابِ دہن شریف کے ذریعے پریشانیاں اور تکلیفیں دور ہونے کے متعدّد واقعات ہیں۔ چند مزید واقعات ملاحظہ فرما کر ایمان تازہ فرمائیں:

## زخم ٹھیک ہوگیا

ایک غزوے کے دوران حضرت سیّدُنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر تیر لگا۔ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس پر اپنا لُعابِ دہن لگایا تو فوراً ہی خون بند ہو گیا اور پھر زندگی بھر ان کو کبھی تیر و تلوار کا زخم نہ لگا۔ (الاصابہ، 7/272)

جِس کے پانی سے شاداب جان و جِناں<br>
اُس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص302)

## لعابِ دہن دودھ کی جگہ کفایت کرتا

شِیر خوار (یعنی دودھ پیتے) بچّوں (Infants) کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) نصیب ہو جاتا تو انہیں دودھ کی ضَرورت نہ رہتی۔

(انموذج اللبیب، ص211)

عاشورا (یعنی 10 محرّم الحرام) کے دن سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دودھ پیتے بچّوں کو طلب فرماتے اور ان کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر ان کی ماؤں سے فرماتے: رات تک انہیں دودھ نہ پلانا۔ لعابِ دہن کی برکت سے بچّوں کو رات تک دودھ پینے کی ضَرورت نہ رہتی۔ (دلائل النبوۃ، 6/226، زرقانی علی المواھب، 5/289)

## کھارا پانی میٹھا ہو جاتا

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لعابِ دہن (تھوک مبارک) کھارے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔ (زرقانی علی المواھب، 7/194)

ایک بار آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود کنویں (well) میں لعابِ دہن ڈالا تو اس کا پانی مدینۂ منورہ کے تمام کنوؤں سے زیادہ میٹھا ہو گیا۔ (خصائص کبریٰ، 1/105)

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص302)

## آنکھوں کی تکلیف جاتی رہی

رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ارشاد فرمایا: کل میں اس شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ پاک فتح عطا فرمائے گا، جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس خوشخبری کو سن کر مسلمانوں نے اس انتظار میں رات گزاری کہ دیکھیں کون وہ خوش نصیب ہے جس کے سر اس بشارت کا سہرا بندھتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ اس امید پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے کہ یہ سعادت انہیں مل جائے۔ شہنشاہِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی: ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ قاصد بھیج کر انہیں بلایا گیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگا کر دعا فرمائی جس سے فی الفور وہ اس طرح شفایاب ہوگئے کہ گویا کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ (بخاری، 3/85، حدیث:4210)

پیاری اسلامی بہنو! ان ایمان افروز معجزات اور حکایات کو پڑھ کر غور فرمائیے کہ جس عظیم الشان ہستی کے لُعابِ دہن کی یہ شان ہے، ان کی مبارک ذات کس قدر رحمتوں اور برکتوں کا خزینہ ہوگی۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے مرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی

اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی پکّی محبّت ہمیں نصیب فرمائے۔ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت پانے کے لئے آپ کے معجزات اور فضائل پڑھنے اور دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**سُوال** وہ کون سی ہستی ہیں جنہیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "انسانی حُور" فرمایا؟

**جواب** حضرت سیِّدتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا وہ مبارک ہستی ہیں جن کے بارے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ انسانی حُور ہے۔ (الروض الفائق، ص274)

**سُوال** بیعتِ رِضوان کے وقت سب سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرنے والی شخصیت کا نام بتایئے؟

**جواب** پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی حضرت سیِّدُنا ابوسِنان اَسدی رضی اللہ عنہ۔

(مُصنَّف ابنِ ابی شیبہ، 19/523، حدیث:36919)

**سُوال** دنیا کے تمام پانیوں میں کون سا پانی سب سے افضل ہے؟

**جواب** وہ پانی جو سرکارِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص341)

**سُوال** مدینۂ منوّرہ میں مہاجرین کے ہاں سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچّے کا نام کیا ہے؟

**جواب** حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما۔

(سیر اَعلام النبلاء، 3/363)

**سُوال** قراٰنِ کریم کی وہ کون سی سورت ہے جس کی ہر آیت میں لفظ "اللہ" آیا ہے؟

**جواب** قراٰنِ کریم کے 28ویں پارے میں موجود "سورۃُ الْمُجَادَلَۃ" کی ہر آیت میں لفظ "اللہ" آیا ہے۔

**سُوال** اسلام میں سب سے پہلے کس کا مالِ وراثت تقسیم کیا گیا؟

**جواب** صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا۔

(الاشباہ والنظائر، ص349)

**سُوال** کس شخص کو قیامت تک روزے کا ثواب ملتا رہے گا؟

**جواب** جس کا روزے کی حالت میں انتقال ہو جائے۔

(مسند الفردوس، 3/504، حدیث:5557)

**سُوال** زیتون کا درخت کتنے سال تک رہتا ہے؟

**جواب** تقریباً 3000 سال تک۔

(تفسیر صاوی، 4/1360، پ18، المومنون:20، تحت الآیۃ:20)

**سُوال** وہ کون خوش نصیب ہیں جو میدانِ کربلا میں یزیدی لشکر سے نکل کر حسینی لشکر میں شامل ہوئے تھے؟

**جواب** حضرت سیِّدُنا حُر بن ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ۔

(الکامل فی التاریخ، 3/421)

ماں کے نام

# بچوں پر شفقت

بنتِ حسن عطاریہ

پیاری اسلامی بہنو! اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے لئے دیگر چیزوں کے علاوہ شفقت و محبّت کی بھی بہت اہمیت (Importance) ہے۔ بچّوں پر ہر وقت گرجتے برستے رہنا، وقت بے وقت اور موقع بے موقع ڈانٹنے مارنے کا سلسلہ جاری رکھنا اور "تُو مر جائے، تیرا ناس ہو جائے، تیرے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں" وغیرہ بد دعائیں دیتے رہنا سخت نقصان دہ ہے۔ جو کام شفقت اور پیار سے ہو سکتا ہے وہ ڈانٹ ڈپٹ اور مار سے نہیں ہو سکتا، البتہ ہر چیز اِعتدال اور میانہ روی کی حد میں اچھی ہوتی ہے۔ بچّوں پر نہ تو اتنی سختی کریں کہ وہ بالکل مُتَنَفِّر اور بد ظن ہو جائیں اور نہ ہی اس قدر بے جا لاڈ پیار دکھائیں کہ ان کے دل سے آپ کا خوف نکل جائے اور وہ آپ کی نافرمانی پر اتر آئیں۔ اسلام نے جہاں بڑوں کے ادب و احترام کی تعلیم دی ہے وہیں بچّوں سے کس شفقت و محبت بھرے انداز سے پیش آنا چاہئے اس حوالے سے بھی خوب خوب ترغیب و راہنمائی فرمائی ہے۔ **جنتی گھر** اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے "دَارُالْفَرَح" کہا جاتا ہے۔ اِس گھر میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچّوں کو خوش کرتے ہیں۔

(جامع صغیر، ص140، حدیث: 2321)

اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبدُالرّؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ گھر خاص ان مسلمانوں کے لئے ہے جو بچّوں کو خوش کرتے ہوں گے۔ اپنی اولاد کے علاوہ دوسروں کے بچّوں پر شفقت کرنے کا بھی یہی اجر و ثواب ہے۔ (فیض القدیر، 2/594، تحت الحدیث: 2321)

**شفقت کے مختلف انداز** حضرت سیّدُنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سے جب بچّے گزرتے تو آپ ان میں سے کسی کے ایک گال اور کسی کے دونوں گالوں پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے تھے۔ (کنز العمال، 13/135، الحدیث: 36876) **بچّوں کو اپنے ساتھ سُوار کر لیا** حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے گھر کے بچّے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا استقبال کرتے۔ ایک مرتبہ کسی سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے سب سے پہلے خدمتِ اقدس میں حاضر کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے سُواری پر آگے بٹھا لیا۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دونوں شہزادوں (یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) میں سے ایک لائے گئے تو انہیں اپنے پیچھے سوار فرما لیا اور اس طرح ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ (مسلم، ص1014، حدیث: 6268) حضرت سیّدُنا امام مُحْیُ الدّین یحییٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: سنّتِ مُسْتَحَبّہ یہ ہے کہ بچّے (واپس آنے والے) مسافر کا استقبال کریں اور وہ انہیں اپنے ساتھ سواری پر بٹھالے اور ان کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آئے۔ (شرح مسلم للنووی، 8/197، ج15) **عُہدہ واپس لے لیا** امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا

عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص کو گورنر بنایا۔ وہ عہدے کا پروانہ لینے کے لئے بارگاہِ فاروقی میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک بچّے کے ساتھ تشریف لائے اور بچے کا بوسہ لیا۔ اُس شخص نے تعجّب سے کہا: آپ اس بچے کو چوم رہے ہیں! میں نے تو کبھی کسی بچّے کو نہیں چوما۔ یہ سن کر حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (جب تم بچّوں سے بھی پیار نہیں کرتے) تو لوگوں پر بہت کم رحم کرنے والے ہو۔ لاؤ ہمارا حکم نامہ واپس کرو، آئندہ تم کبھی کوئی حکومتی کام نہیں کرو گے۔ (سنن کبریٰ، 9/72، حدیث: 17906)

**صدرُ الشریعہ کی بچّوں پر شفقت** فقہِ حنفی کی عظیمُ الشان کتاب ”بہارِ شریعت“ کے مصنّف صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچّوں پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ آپ کے بیٹے شیخُ الحدیث مولانا عبدُ المصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ (میرے بھائی) مولانا ثناءُ المصطفیٰ، مولانا بہاءُ المصطفیٰ، مولانا فداءُ المصطفیٰ اس وقت بہت چھوٹے بچّے تھے۔ وہ گنّا (یعنی گنڈیری) لے کر آتے اور کہتے: ”اَبّا جی! اسے گلّا بنادو“ یعنی اسے چھیل کر کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیجئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیار محبّت سے مسکرا کر گنا ہاتھ میں لیکر چاقو سے اسے چھیلتے پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ان لوگوں کے منہ میں ڈالتے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص28)

**امیرِ اہلِ سنّت کی بچّوں سے محبت** امیرِ اہلِ سنّت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا بچّوں کے ساتھ شفقت اور محبّت بھرا رویّہ مثالی ہے۔ نہ صرف اپنے گھر کے بچّوں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کے بچّوں پر بھی آپ خوب شفقت فرماتے ہیں۔ بچّوں پر آپ کی شفقتوں کے یہ مناظر وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ نہ صرف خود بچّوں کے ساتھ شفقت و محبت فرماتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ کے تین فرامین ملاحظہ فرمائیے: (1) میں پسند کرتا ہوں کہ بچّے میرے قریب رہیں کیونکہ اس میں بچے، اس کے والدین اور خاندان والوں کی دلجوئی ہوتی ہے۔ دل نہ کرے تو بھی اچھی نیّت کے ساتھ دوسروں کے بچّوں کو پیار کرنا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس سے ثواب ملے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الاول 1438ھ) (2) آج کل بچوں سے شفقت بھرا پیار کرنے کا رجحان کم ہے، یہ اچھی بات نہیں۔ سنّت اور ثواب سمجھتے ہوئے بچّوں کے ساتھ شفقت بھرا پیار کرنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے فطری طور پر بچّوں سے پیار ہے۔ کبھی کبھی شامِ اَطفال مناتا ہوں یعنی جاننے والے اسلامی بھائیوں کے بچّوں کو جمع کرتا ہوں اور ان کے ساتھ کچھ لمحات گزارتا ہوں۔ (مدنی مذاکرہ، 3 رمضان المبارک 1437ھ) (3) کچھ لوگ اپنے بچّوں کو تو پیار کرتے ہیں لیکن دوسروں کے بچوں کو لفٹ نہیں کرواتے، یہ مناسب عمل نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر 1437ھ)

**شفقت کے چند انداز** پیاری اسلامی بہنو! بچّوں پر شفقت کا انداز کیا ہونا چاہئے اس حوالے سے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے عطا کردہ چند مدنی پھول ملاحظہ فرمائیے:

خدا کی ان امانتوں (یعنی اپنے بچوں) کے ساتھ مِہر و لُطف (یعنی شفقت و محبّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے * ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دلجوئی، دِلداری، رعایت و مُحافظت ہر وقت حتّی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے * نیا میوہ، نیا پھل پہلے انہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے * کبھی کبھی حسبِ مقدور (یعنی اپنی گنجائش کے مطابق) انہیں شیرینی (یعنی مٹھائی) وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ (اولاد کے حقوق، ص19)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں بھی بچوں کے ساتھ محبّت و شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کرنے کام

# عاشورا کے دن کرنے والے کام

بنتِ سلیم عطاریہ مدنیہ

اسلامی سال کا پہلا مہینا مُحَرَّمُ الْحَرام انتہائی مبارک و عظمت والا ہے۔ اس مہینے میں خاص طور پر عاشورا (یعنی 10 محرم الحرام) بہت فضیلت والا دن ہے جس روز بندگانِ خدا حَسَنات اور صَدَقات کے ذریعے اپنی خطائیں معاف کرواتے اور اللہ پاک کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔

## عاشورا میں ہونے والے اہم واقعات

شیخُ الحدیث علّامہ عبدُ المصطفےٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محرّم کی دسویں تاریخ جس کا نام "روزِ عاشورا" ہے، دنیا میں یہ بڑا ہی عظمت و فضیلت والا دن ہے۔ (اس دن ہونے والے چند اہم واقعات یہ ہیں:) 1 حضرت سیّدُنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی 2 حضرت سیّدُنا نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ "جُودی پہاڑ" پر پہنچی 3 حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے 4 اسی دن آپ کو "خَلِیْلُ اللہ" کا لقب ملا اور 5 اسی دن آپ علیہ السلام نے نمرود کی آگ سے نجات پائی 6 حضرت سیّدُنا ایوب علیہ السلام کی بلائیں ختم ہوئیں 8، 7 حضرت سیّدُنا ادریس و حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہما السلام آسمانوں پر (زندہ) اٹھائے گئے 10، 9 بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غَرق ہو گیا اور حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی 11 اسی دن حضرت سیّدُنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ و سلامت باہر تشریف لائے 12 اسی دن حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رُفقاء و ساتھیوں نے میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش فرما کر حق کے پرچم کو سربلند فرمایا۔ (جنتی زیور، ص157)

## عاشورا میں کرنے والے چند نیک کام

پیاری اسلامی بہنو! عاشورا (یعنی 10 محرم الحرام) کے دن اور رات میں جن کاموں کا کرنا حصولِ ثواب کا باعث بن سکتا ہے، یہاں ان میں سے چند کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ حسبِ استطاعت ان نیک کاموں کو بجالائیے اور اللہ پاک کی رحمتیں حاصل کیجئے:

**روزہ رکھنا** حضرت سیّدُنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص454، حدیث: 2746)

البتہ بہتر یہ ہے کہ صرف دس محرّم کا روزہ نہ رکھا جائے بلکہ اس کے ساتھ آگے یا پیچھے ایک روزہ ملالیا جائے جیسا کہ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، عاشورا کے دن سے پہلے یا بعد میں (بھی) ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد بن حنبل، 1/518، حدیث: 2154)

**نوافل پڑھنا** عاشورا کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد (یعنی سورۂ فاتحہ) کے بعد آیۃُ الکُرسی ایک بار اور سورۃُ الْاِخلاص (یعنی قل ھو اللہ احد پوری سورت) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ قل ھو اللہ کی سورہ پڑھے، گناہوں سے پاک ہو گا اور بہشت (یعنی جنت) میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔ (جنتی زیور، ص157)

**اَہل وعیال پر خرچ میں کشادگی کرنا** ایک روایت میں ہے: جو کوئی عاشورا کے دن اپنے گھر والوں پر وُسعت (یعنی کشادگی) کرے تو اللہ کریم سال بھر اس پر وُسعت فرمائے گا۔

(کشف الخفاء، 2/253، حدیث:2641)

**کھچڑا پکانا** حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محرَّم کی دسویں تاریخ کو حلیم (کھچڑا) پکانا بہت بہتر ہے کیونکہ جب حضرت سیّدُنا نوح علیہ السلام اس دن اپنی کشتی سے زمین پر آئے تو کوئی غلہ نہ رہا تھا۔ کشتی والوں کے پاس جو کچھ غلہ کے دانے تھے وہ سب ملا کر پکائے گئے، اور کھچڑے (حلیم) میں ہر کھانا پڑتا ہے لہٰذا اُمید ہے کہ ہر کھانے میں سال بھر تک بَرَکت رہے گی۔ (اسلامی زندگی، ص78، 77ملتقطاً)

**سورۃُ الاخلاص پڑھنا** حضرت سیّدُنا علیُّ المُرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ جس نے عاشورا کے دن ہزار مرتبہ سورۃُ الاخلاص (یعنی قل ھو اللہ احد پوری سورت) پڑھی، خدائے رحمٰن اس پر نظرِ رحمت فرمائے گا اور جس پر رحمٰن نظرِ رحمت فرمائے گا اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ (الروض الفائق، ص235)

**دعائے عاشورا پڑھنا** دسویں محرَّم کو دعائے عاشورا(1) پڑھنے سے عُمر میں خیر وبرکت اور زندگی میں فلاح ونعمت حاصل ہوتی ہے۔ (جنتی زیور، ص159)

**غسل کرنا** 10 محرَّم کو غسل کرنا مستحب (یعنی ثواب کا کام) ہے۔ منقول ہے: اللہ کریم محرَّم کی دسویں رات آبِ زمزم شریف کو دنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیتا ہے لہٰذا جو شخص اس دن غسل کرے تمام سال بیماری سے محفوظ رہے گا۔

(الروض الفائق، ص235)

ان (کاموں) کے علاوہ عاشورا کے مزید مستحب کام یہ ہیں: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا، روزہ دار کو افطاری کروانا، پانی پلانا، دینی بھائی کی زیارت کرنا، مریضوں کی بیمار پُرسی کرنا، دشمنوں سے ملاپ (یعنی صلح) کرنا۔ (الروض الفائق، ص235، جنتی زیور، ص158)

**مدنی مشورہ** پیاری اسلامی بہنو! یکم (First) تا 10 محرم الحرام نمازِ عشاء کے بعد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے مخصوص انداز میں سوالات کے جوابات عنایت فرماتے ہیں۔ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ بذریعہ مدنی چینل ان مذاکروں میں شرکت فرما کر آپ بھی دین و دنیا کی ڈھیروں برکتیں حاصل فرمائیں۔ اللہ پاک ہمیں بالخصوص عاشورا کے بابرکت دن اور رات میں نیک اعمال کی کثرت کرکے اُس کی رضا پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) دعائے عاشورا کے لئے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "مدنی پنج سورہ" ص322 ملاحظہ فرمائیں۔

# اسراف

بنتِ عرفان عطاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں سے ہم دن رات فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح نعمتوں کے ملنے پر ان کا شکر ادا کرنا پسندیدہ عمل ہے یونہی نعمتوں کی قدر نہ کرنا بلکہ ان کو ضائع کرنا ناپسندیدہ کام ہے۔ اللہ پاک قراٰن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴾

تَرجَمۂ کنزُ العرفان: اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ8، الاعراف:31)

## اسراف کسے کہتے ہیں؟

شریعت یا مُرُوَّت کے اعتبار سے جس جگہ خرچ کرنا منع ہو وہاں خرچ کرنا اِسراف کہلاتا ہے جیسے فِسق و فُجور اور گناہ کے کاموں میں خرچ کرنا، اپنے محتاج رشتے داروں اور پڑوسیوں پر خرچ کرنے کے بجائے اجنبی لوگوں پر خرچ کرنا۔

(الحدیقۃ الندیۃ، 2/28)

## اسراف کا حکم

اسراف اور فضول خرچی خلافِ شریعت ہو تو حرام اور خلافِ مُرَوَّت ہو تو مکروہ تنزیہی (یعنی شرعاً ناپسندیدہ) ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، 2/28)

## اسراف کی مذمت

احادیثِ مُبارکہ میں بھی اسراف کی مذمّت بیان کی گئی ہے، دو روایات ملاحظہ فرمائیے:

1 حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ یعنی اسراف نہ کر، اسراف نہ کر۔ (ابنِ ماجہ، 1/254 حدیث:424)

2 حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔

(کنزالعمال، 5/144، حدیث:26255، جز:9)

## اسراف کی مختلف صورتیں

مُفسّرِ قراٰن حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسراف کی بہت تفسیریں ہیں

(۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا

(۲) حرام چیزوں کو استعمال کرنا

(۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا

(۴) جو جی چاہے کھا پی لینا، پہن لینا

(۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے معدہ (Stomach) خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے

(۶) مُضِر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا

(۷) ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب

کیا کھاؤں گا؟ آئندہ کیا پیوں گا؟ (تفسیر نعیمی، 8/390)

پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ صورتوں کے علاوہ بھی کئی ایسے انداز ہیں جن سے اللہ پاک کی نعمتوں کی بے قدری اور ضیاع ہوتا ہے، ان میں سے چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں:

## کھانا ضائع کرنا

بے برکتی اور تنگدستی کی ایک وجہ رزق کی بے حرمتی بھی ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے ٹکڑے، چاول کے دانے وغیرہ عموماً دستر خوان پر گر جاتے ہیں جنہیں اکثر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں لذیذ اور عمدہ سے عمدہ کھانا پلیٹوں میں چھوڑ دیا جاتا ہے جو عُموماً ضائع ہو جاتا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! ہمارا پیارا دینِ اسلام ہمیں کھانے کے حوالے سے کیا تعلیم دیتا ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اسے اُٹھایا صاف کیا اور کھالیا، پھر فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ جب یہ کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔ (ابن ماجہ، 4/51، حدیث: 3353)

## نیاز کے کھانے کی بے قدری

بزرگانِ دین کی نیاز کا کھانا تبرّک (یعنی برکت والا کھانا) ہوتا ہے۔ ویسے تو ہر کھانے کا ادب کرنا چاہیے مگر نیاز کے کھانے کا ادب مزید بڑھ جاتا ہے۔ افسوس! نیاز کا کھانا بھی عُموماً خوب ضائع کیا جاتا ہے، دستر خوان پر گرانے کے ساتھ ساتھ پلیٹوں میں بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ نیاز کا کھانا بھی بالکل ضائع نہیں کرنا چاہیے کہ یہ سخت مَحرومی ہے۔

## پانی کی قدر کیجئے

گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جوٹھے پانی کو قابل استعمال ہونے کے باوجود عُموماً خواہ مخواہ پھینک کر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے رکھ لیں اور بعد میں پی لیں یا کسی دوسرے مسلمان کو پلا دیں۔ اگر جوٹھا ہے تو کیا ہوا، ناپاک تو نہیں ہو گیا۔ مسلمان کا بچا ہوا پانی پینا تو فائدہ مند ہو سکتا ہے، جیسا کہ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔

(الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ لابن حجر الہیتمی، 4/117)

## وضو کرتے ہوئے اسراف

وضو کرتے ہوئے بلا ضرورت نل کُھلا چھوڑ دینا اسراف ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدُنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: مَا هٰذَا السَّرَفُ یعنی یہ اسراف کیسا؟ حضرت سیّدُنا سعد رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ ارشاد فرمایا: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ یعنی ہاں، اگرچہ تم جاری نہر پر ہو۔

(ابن ماجہ، 1/254، حدیث: 425)

## بھلائی کے کاموں میں کوئی اسراف نہیں

پیاری اسلامی بہنو! بسا اوقات شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کی خوشی میں مسلمانوں کا چَراغاں (یعنی Lighting) کرنا، لنگر کھلانا اور جھنڈے لگانا وغیرہ اسراف اور فضول خرچی ہے۔ یاد رکھئے! یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو ایک نیک کام سے روکنا چاہتا ہے۔ اس حوالے سے اللہ پاک کے ایک نیک بندے کی حکایت ملاحظہ فرمائیے:

حضرت سیدنا حسن بن سہل رحمۃ اللہ علیہ پریشان حالی میں بھی سائل یعنی مانگنے والے کو کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے، جو کچھ آپ کے پاس موجود ہوتا غُربا و مساکین میں تقسیم فرما دیا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت سیّدُنا ثَعلَب رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملنے آئے تو کہا: لَيْسَ فِي السَّرَفِ خَيْرٌ (یعنی اسراف میں بھلائی نہیں ہے)۔ حضرت سیّدُنا حسن بن سہل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: بَلْ لَيْسَ فِي الْخَيْرِ سَرَفٌ (یعنی نیک کاموں میں کوئی اسراف نہیں)۔ (کتاب الاذکیاء، ص68)

علما فرماتے ہیں: لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 174)

## ایک ہزار شمعیں

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو علی رُوذباری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک نیک بندے نے دعوت کا اہتمام کیا اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ کسی نے کہا: (ایک ہزار شمعیں روشن کرکے) آپ نے اسراف کیا ہے۔ صاحبِ خانہ نے کہا: اندر جاؤ اور جو چراغ میں نے غیرُاللہ کے لئے جلایا ہو اسے بجھادو۔ وہ شخص چراغ بجھانے کے لئے اندر گیا لیکن ایک بھی چراغ نہ بجھا پایا، لہٰذا اعتراض سے باز آگیا۔

(احیاءعلوم الدین، 2/26)

## اللہ کی نعمت کا چرچا

پیاری اسلامی بہنو! رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں مسلمانوں کو یہ حکم فرمایا ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے ربّ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ30، الضحیٰ: 11)

لہٰذا جشنِ ولادت کے موقع پر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چراغاں، سجاوٹ، لنگر کا اہتمام اور دیگر جائز طریقوں سے خوشی کا اظہار کرنا مَعَاذَ اللہ اسراف اور گناہ نہیں بلکہ بہت بڑی سعادت اور نیکی ہے۔

## اسراف سے بچنے کا طریقہ

پیاری اسلامی بہنو! اسراف کی بری عادت سے جان چھڑانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے متعلق قراٰن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین میں مذکور وعیدات پڑھئے، اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر دانی سے متعلق کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں شرکت فرما کر اچھی صحبت حاصل کیجئے اور جو لوگ ان نعمتوں سے محروم ہیں ان کے حالات پر غور کیجئے۔

اِنْ شَآءَ اللہ نہ صرف اسراف و فضول خرچی سے بچنے کا ذہن بنے گا بلکہ ماضی میں کئے گئے ناجائز اسراف سے توبہ کی توفیق بھی نصیب ہوگی۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اسراف اور فضول خرچی سے بچنے اور اس کی نعمتوں کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جوٹھے پانی کے بارے میں مفید معلومات کے لئے یہ رسائل آج ہی دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی بھیجئے۔

## بچوں کے 5 نام

| نمبر | نام | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|---|
| 1 | عَبْدُ الْمَلِك | بادشاہ کا بندہ | "مَلِك" اللہ پاک کا ایک صِفاتی نام |
| 2 | زَکَرِیَّا | اللہ پاک کا ذکر کرنے والا | ایک نبی علیہ السّلام کا نام |
| 3 | حَمّاد | کثرت سے اللہ پاک کی تعریف کرنے والا | رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک صفاتی نام |
| 4 | سَیف | تلوار | رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام |
| 5 | جُنَیْد | چھوٹا لشکر | اللہ پاک کے ایک مشہور ولی جُنَیْد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام |

## بچیوں کے 5 نام

| نمبر | نام | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|---|
| 6 | عائشہ | خوشحال | رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک زوجہ مُحترمہ رضی اللہ عنہا کا نام |
| 7 | فاطِمہ | آتشِ جہنم سے چھڑوانے والی | سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی کا نام |
| 8 | اُمَامہ | ارادہ کرنے والی | رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسی کا نام |
| 9 | رُبَاب | سفید بادل | ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کا نام |
| 10 | وَجِیھَہ | خوبصورت | حضرت سیّدتنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ایک کنیز کا نام |

## باتوں سے خوشبو آئے

### افضل عبادت

فرائض کو ادا کرنا اور حرام سے بچنا افضل عبادت ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ)

(سیرت ابن جوزی، ص234)

### دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا انجام

جو اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے، اسے دنیا ملتی ہے نہ آخرت۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ)

(الزھد لاحمد بن حنبل، ص269)

### اہلِ بیت سے محبت کرنا فرض ہے

اللہ کریم نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام اہلِ بیتِ عظام اور آپ کی ذُرّیت (یعنی اولاد) کی محبّت فرض فرمادی ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا امام طبری رحمۃ اللہ علیہ)

(المواہب اللدنیہ، 2/527)

### مُخلص شخص کی ایک نشانی

مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو ایسے چھپائے جیسے اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا یعقوب مکفوف رحمۃ اللہ علیہ) (احیاء العلوم، 5/105)

## احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

### توکّل سے مراد

تَوَکُّل ترکِ اسباب (یعنی اسباب کو چھوڑ دینے) کا نام نہیں بلکہ اعتماد عَلی الاسباب کا ترک (یعنی اسباب پر بھروسہ نہ کرنا توکل) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24 / 379)

### بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

اِنہی (یعنی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سرکار بے کس پناہ ہے، اِنہی کے در سے بے یاروں کا نِباہ (یعنی گُزارہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/576)

### بے اَدَبی کا انجام

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کُفر ہے اور اِس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مُسلمانی کا مُدّعی (یعنی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والا ہو) کروڑ بار کا کلمہ گو (یعنی کلمہ پڑھنے والا) ہو، کافر ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/329)

## عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

### باحیا خواتین کا وَصف

باحیا خواتین خواہ کچھ بھی ہو جائے بے پردگی نہیں کیا کرتیں۔ (زخمی سانپ، ص8)

### عالمِ دین کی اہمیت

ایسے عالمِ دین کو (جسکی حج کے مسائل پر گہری نظر ہو) اگر سونے میں تول کر بھی ساتھ لے جانا پڑے تو لے جانا چاہیے اور اُس کی راہنمائی میں حج کرنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، قسط8، ص5)

### بزرگوں کی سیرت پر عمل

بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے واقعات سُن کر صرف سُبْحٰنَ اللہ نہ کہا جائے بلکہ اُن کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاُخریٰ 1438ھ)

اہلِ بیتِ اَطہار کی باہمی مَحبت اور ایک دوسرے سے اُلفت ہمارے لئے معیارِ زندگی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نُفوسِ قُدْسِیَّہ ہر رشتے اور تعلق میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حَسَنہ پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ چنانچہ

**خاتونِ جنّت کی شادی میں اُمّہاتُ المؤمنین کا کردار**

خاتونِ جنّت حضرت سیّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ عنہا کے بَطنِ اَقدس سے ہوئی، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا موقع آیا تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ اور حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہما نے وادیِ بطحا سے مٹّی منگوا کر ان کے مکان کے فرش کو لیپا، پھر اپنے ہاتھوں سے کھجور کی چھال ٹھیک کرکے دو گدّے تیار کئے، ان کے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش رکھی اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا اہتمام کیا، پھر گھر کے ایک کونے میں لکڑی کا سُتُون کھڑا کر دیا تاکہ اس پر مشکیزہ اور کپڑے وغیرہ لٹکا دیئے جائیں، پھر فرمایا: فَمَا رَاَیْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَۃَ یعنی ہم نے فاطمہ کی شادی سے بہتر کوئی شادی نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ، 2/444، حدیث: 1911 ملخصاً)

**ماں کے حق کا واسطہ دیا**

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب اَزْواج بارگاہِ اقدس میں حاضر تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس طرح چلتی ہوئی آئیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کی چال رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُشابہ تھی۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب حضرت فاطمہ کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: خوش آمدید میری بیٹی! پھر انہیں اپنے پاس بٹھالیا اور ان سے سَرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی پریشانی اور غم کو دیکھ کر دوبارہ ان کے کان میں سَرگوشی فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے اس بارے میں اِسْتِفْسار کیا اور رونے کی وجہ پوچھی: تو انہوں نے کہا: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز فاش نہیں کروں گی۔

جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصالِ ظاہری ہوا تو میں نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا: عَزَمْتُ عَلَیْكِ بِمَا لِیْ عَلَیْكِ مِنَ

الْحَقِّ یعنی میرا تم پر جو حق ہے تمہیں اس کی قسم مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ، تو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہاں! اب میں بتا دیتی ہوں۔ میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے پہلی بار سرگوشی میں مجھ سے فرمایا کہ میرے وِصال کا وقت قریب آگیا ہے، اللہ پاک سے ڈرتی رہو اور صَبْر کرو، میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر دوسری بار سرگوشی میں مجھ سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مسلمانوں کی بیویوں یا اس اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ سُن کر میں ہنس پڑی۔

(مسلم، ص1022، 1023، حدیث: 6313، 6314 ملتقطاً)

## اے بیٹی! اس سے محبت کرنا

ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَیْ بُنَیَّۃُ اَلَسْتِ تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ؟ اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کروگی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیوں نہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاَحِبِّیْ ھٰذِہٖ تو اس (یعنی عائشہ صدیقہ) سے محبت کرو۔

(مسلم، ص1017، حدیث: 6290)

## وہ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزے کا حکم بیان کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ حکم کس نے بیان کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اِنَّہٗ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ یعنی وہ لوگوں میں سنّت کو زیادہ بہتر جاننے والے ہیں۔

(الاستیعاب، 3/206)

حضرت شُرَیح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مَسح کے بارے میں سُوال پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

(مسلم، ص130، حدیث: 641)

## یہ میرے اہلِ بیت ہیں

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے گھر میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًاۚ ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے) تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارسولَ اللہ! میں بھی اہلِ بیت سے ہوں؟ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! اِنْ شَآءَ اللہ۔

(شرح السنۃ للبغوی، 7/204، حدیث: 3805)

# نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حسنین کریمین رضی اللہ عنھما کی مشابہت

بنتِ غلام علی عطاریہ

اسلامی سال کے پہلے مہینے مُحَرَّمُ الْحرام کی دس تاریخ کو نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ عنہ سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔ اس مُناسبت سے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے دو اشعار شرح کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں:

ایک سینہ تک مُشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توأم میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص249)

**الفاظ و معانی** مُشابہ: ہم شکل۔ سِبطین: دو نواسے۔ جاموں: جامہ کی جمع، لباس۔ عَیاں: ظاہر۔ خطِ توأم: تحریر کا ایک انداز جس میں ایک کاغذ کے دو ٹکڑے کرکے تحریر کے مضمون کو اِن دونوں ٹکڑوں میں اِس طرح تقسیم کر دیا جاتا ہے کہ دونوں کو ملائے بغیر مضمون کی سمجھ نہ آسکے۔

(فنِ شاعری اور حسّانُ الہند، ص178 مفہوماً)

**شرح** حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ عنہ سَر سے لیکر سینے تک جبکہ شہیدِ کربلا حضرت سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ عنہ سینے سے پاؤں تک اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشابہ تھے۔ جس طرح خطِ توأم کے دونوں ٹکڑوں کو ملانے سے خط کا مضمون سامنے آجاتا ہے اسی طرح حَسَنَیْن کریمین رضی اللہ عنھما کی ایک ساتھ زیارت کرنے سے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نورانی سراپا نظر آتا تھا۔

**نانا جان سے مُشابہت** حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ کرَّمَ اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سینے اور سَر کے درمیان جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے کے حصّے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت مُشابہ تھے۔

(ترمذی، 5/430، حدیث:3804)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اَز سر تا قدم (یعنی سر سے پاؤں تک) بالکل ہم شکلِ مصطفےٰ تھیں صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور آپ کے صاحبزادگان (یعنی حَسَنَیْن کریمین رضی اللہ عنہما) میں یہ مُشابہت تقسیم کر دی گئی تھی۔ حضرت حُسین کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور کے مشابہ تھی علیٰ جدہٖ وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام! حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے مُشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/480 ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! حَسَنَیْن کریمین رضی اللہ عنہما کی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ

غیر معمولی مشابہت کو امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ میں ایک اور مقام پر یوں بیان فرمایا ہے:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثَقَلَین
اِس نُور کی جلوہ گَہ تھی ذاتِ حَسَنَیْن
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے
آدھے سے حَسَن بنے ہیں آدھے سے حُسَین

(حدائقِ بخشش، ص444)

**ضروری وضاحت** سایہ کا ایک مشہور معنیٰ ”پرچھائیں“ ہے اور عام طور پر یہ لفظ اسی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً دیوار کا سایہ، درخت کا سایہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ سایہ کا لفظ پناہ، حفاظت اور سرپرستی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ جس طرح عام انسانوں کا سایہ ہوتا ہے اس طرح اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک جسم کا سایہ نہ تھا، سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی میں جسمِ انور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا جس پر کئی روایات اور کثیر بزرگانِ دین و علمائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم کے فرامین بطورِ ثُبوت موجود ہیں۔ البتہ پناہ، حفاظت اور سرپرستی کے معنیٰ میں سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہ صرف موجود ہے بلکہ پوری دنیا آپ کے سائے میں ہے۔ ایک شاعر نے اسی بات کو کتنے پیارے انداز میں بیان کیا ہے:

جھولیاں سب کی بھر دی جاتی ہیں
دینے والا نظر نہیں آتا
ہم ان کے زیرِ سایہ رہتے ہیں
جن کا سایہ نظر نہیں آتا

اللہ کریم حَسَنَیْن کریمین رضی اللہ عنہما سمیت تمام اہلِ بیتِ اَطہار کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے طفیل ہماری مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانا پکانے کے طریقے

# بچی ہوئی ڈبل روٹیوں کے کباب

بنتِ محمد رمضان نقشبندیہ عطاریہ

پیاری اسلامی بہنو! کھانے پینے کی دیگر چیزوں کی طرح بسا اوقات ڈبل روٹیاں بھی بچ جاتی ہیں۔ بچی ہوئی ڈبل روٹیاں جب تک استعمال کے قابل رہیں انہیں ضائع کر دینا مناسب نہیں۔ انہیں فریج میں جمع کرتی رہیں اور ان کے ذریعے لذیذ کباب بنالیں۔ **درکار اشیا** سب سے پہلے ان چیزوں کو جمع کر لیں جن کی اس ڈش کو تیار کرتے وقت حاجت پڑتی ہے: ڈبل روٹیاں، دودھ، آلو، مرغی کا گوشت، نمک، کالی مرچ، سویا ساس اور انڈے۔ **مقدار** آلو 2 عدد، انڈا 1 عدد، مرغی کے سینے کی بوٹیاں 2 عدد، سویا ساس 2 چمچ، دودھ 2 یا 3 ڈش کے چمچ، 10 یا 12 سلائس کے برابر بچی ہوئی ڈبل روٹیاں، کالی مرچ اور نمک حسبِ ذائقہ۔ **بنانے کا طریقہ** بچ جانے والی ڈبل روٹیاں فریج میں جمع کرتی جائیں۔ جب ان سے کباب بنانے کا ارادہ ہو تو ایک گھنٹہ پہلے انہیں فریج سے نکال لیں۔ ڈبل روٹیاں دودھ میں ڈال کر آٹے کی طرح نرم کر لیں، ضرورت پڑے تو تھوڑا سا پانی بھی ملا لیں۔ آلو اور مرغی کو ایک ساتھ ابال لیں۔ جب پانی خشک ہو جائے اور مرغی اور آلو اچھی طرح گل جائیں تو آلو پیس لیں اور مرغی کے ریشے الگ الگ کر لیں، ہڈیاں ہوں تو انہیں بھی اچھی طرح صاف کر کے الگ نکال دیں۔ اب گوندھے ہوئے آٹے کی صورت میں ڈبل روٹیاں، آلو اور مرغی تینوں کو ایک برتن میں ڈال لیں، پھر اس میں نمک، کالی مرچ اور سویا ساس ڈال کر ملا لیں اور اس کے کباب بنالیں۔ پھر ان کبابوں کو پھینٹے ہوئے انڈوں میں ڈبو کر ہلکی آنچ پر فرائی پین میں تل لیں۔

لیجئے! بچی ہوئی ڈبل روٹیوں کے مزیدار کباب تیار ہیں۔ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی اچھی نیت کے ساتھ کھائیے، گھر والوں میں سے جو کھانا چاہے اسے بھی کھلائیے اور اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کیجئے۔

**اسلام سے پہلے ماں کا مقام:** ماں وہ پاکیزہ رشتہ ہے کہ جس کا خیال آتے ہی ایثار، قربانی، وفاداری اور شفقت و مہربانی کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے لیکن افسوس اسلام سے پہلے محبّت ورحمت کی پیکر ماں کو زمانۂ جاہلیت نے اذیّتوں اور دُکھوں کے سوا کچھ نہ دیا۔ اپنا ہی بیٹا باپ کے مرنے کے بعد ماں کو مہر کے بدلے فروخت کر دیتا، کبھی اسی ماں کو جائیداد کی طرح بانٹ لیتا تو کبھی باپ کی بیوہ کو (مَعَاذَاللہ) بیوی بنالیتا۔ اسلام نے ان جاہلانہ رُسومات کایوں خاتمہ فرمایا: ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (پ4، النسآء:19) دوسرے مقام پر فرمایا: اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو (پ4، النسآء:22) اسلام سے پہلے ماں کو نہ صرف وراثت سے محروم کر دیا جاتا بلکہ اس کی اپنی دولت چھین کر اُسے "مال ومتاع" کی طرح آج اِدھر تو کل اُدھر رہنے پر مجبور کر دیا جاتا جبکہ اسلام نے ماں کو وراثت میں سے کبھی چھٹے تو کبھی تیسرے حصّے کا حق دار قرار دیا۔ (پ4، النسآء:11)

**اسلام نے ماں کو عظمت دی:** اسلامی تعلیمات سے دور، غیر اِسلامی مُعاشَروں میں آج بھی ماں کی حالت دورِ جاہلیت کے رَوَیّوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ جس ماں نے نو(9) مہینے تک خونِ جگر سے بچے کی پرورش کی، اس کی ولادت کی تکلیفوں کو برداشت کیا، ولادت کے بعد اس کی راحت کے لئے اپنا آرام وسکون نچھاور کیا اُس ماں کو گھر میں عزّت کا مقام دینے کی بجائے نہ صرف اس کی خدمت سے جی چرایا بلکہ کُتّوں کو اپنے ساتھ بستر پر جگہ دے کر ماں کو اولڈ ہاؤس (Old House) کے سپرد کر دیا ہے جبکہ اِسلام میں عورت بحیثیت ماں ایک مُقدّس مقام رکھتی ہے۔ ماں کے

قدموں تلے جنّت، اس کی ناراضی میں رب کی ناراضی اور اس کی رضا میں رب کی رضا پوشیدہ ہے۔ اسلام اولاد کو ماں کی خدمت اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا پابند بناتا ہے۔

**رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے آنے پر اُن کے لئے اپنی مُبارک چادر بچھادی۔ (ابوداؤد، 4/434، حدیث:5144)

**ایک صحابی** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے تین بار یہ پوچھنے پر کہ میرے حُسنِ سُلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ تین بار فرمایا: تیری ماں، چوتھی بار اسی سوال کے جواب میں فرمایا: تیرا باپ۔ (بخاری، 4/93، حدیث:5971)

**ماں کی خدمت کا درس:** اسلام ماں کی خدمت کا درس دیتا اور اطاعت گزار اولاد کے لیے محبت و شفقت سے ماں یا باپ کے چہرے پر ڈالی جانے والی ہر نظر کے بدلے مقبول حج کی بشارت عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان، 6/186، حدیث:7856) یہ اسلام ہی ہے جس نے والدہ کو جنّت کا درمیانی دروازہ قرار دیا۔ (مسند احمد، 8/169، حدیث:21785) ماں کی خدمت نے ہی ایک قصّاب (گوشت کا کام کرنے والے) کو جنّت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پڑوسی بنادیا۔ (بر الوالدین، ص52)

**بزرگانِ دین کا اپنی ماؤں کے ساتھ رویّہ:** جن ماؤں نے اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دی انہوں نے اپنے اَقوال واَفعال سے ماں کی عظمت کو یوں ظاہر فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عَون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے والدہ کے سامنے آواز اُونچی ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/45، رقم:3103) مشہور تابعی بزرگ حضرت طَلْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس مکان کی چھت پر تعظیماً نہ چلتے جس کے نیچے ان کی والدہ ہوتیں۔ (بر الوالدین، ص78)

**اسلام** کے ان احسانات کی قدر کرتے ہوئے ہر "ماں" کو چاہئے کہ خود بھی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرے اور اپنی اولاد کو بھی علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرے۔

اسلام نے ماں کو کتنی عظمت سے نوازا، اس کے متعلق مزید جاننے کے لئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "سمندری گنبد" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

# سبزیاں کاٹنے کی احتیاطیں

اُمِّ الخیر عطاریہ

سبزیاں اللہ پاک کی وہ پیاری نعمتیں ہیں کہ جن میں سے بعض کو کچا کھایا جاتا ہے تو بہت ساری کو پکا کر جبکہ کئی سبزیوں کو دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ سبزیوں کے استعمال میں چند احتیاطوں کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہاں ہم سبزیاں کاٹنے کی کچھ احتیاطوں کا ذکر کریں گے۔ **سبزیاں کاٹنے سے پہلے کیا کرنا چاہئے** ✿ سبزی کاٹنے کے لئے تیز دھار چُھری اور چاقو استعمال کریں ✿ سبزی کھلے اور صاف برتن میں کاٹیں، عموماً شیلف پر بھی سبزی کاٹی جاتی ہے، لہٰذا شیلف پر سبزی کاٹنے سے پہلے اس کی صفائی کا اہتمام فرمالیں ✿ سبزی کو کاٹنے سے پہلے اچھی طرح دھو کر چھلنی میں ڈال کر دھوپ میں خشک کرلیں تاکہ اس پر سے جمی ہوئی مٹی اور زرعی ادویات وغیرہ کے اثرات زائل ہوجائیں، نیز کچھ سبزیاں ایسی ہیں کہ جنہیں کاٹنے کے بعد دھویا جاسکتا ہے مثلاً آلو، شلجم، کدو شریف، گوبھی، پیاز اور پالک وغیرہ، لہٰذا ان سبزیوں کو کاٹنے کے بعد ہی دھوئیں۔ **اِسراف (فضول خرچی) سے بچا جائے** بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ خواتین کی یا تو عادت ہوتی ہے یا جلد بازی میں ان کی اس طرف توجہ نہیں جاتی کہ وہ سبزیاں کاٹنے میں ضائع بہت کررہی ہوتی ہیں۔ جیسے پیاز کاٹتی ہیں تو اُوپر اور نیچے کا حصہ بہت زیادہ کاٹ دیتی ہیں، حالانکہ تھوڑا سا بھی کاٹ دیا جائے تو مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جلدی کرتے ہوئے بہت موٹے موٹے چھلکے اتارتی ہیں، جن میں سبزی کی موٹی تہ لگی رہ جاتی ہے یونہی پالک یا دھنیا جب کاٹتی ہیں تو اسکے چھوٹے چھوٹے پتے بے دریغ پھینک دیتی ہیں، اس سے بچا جائے کیونکہ یہ بھی نعمتیں ہیں، ان کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے۔ یونہی باقی سبزیوں میں بھی اس احتیاط کو مدِّ نظر رکھا جائے۔ یاد رکھئے! ایسا اسراف (یعنی ایساضیاع) جس میں مال کا ضائع ہونا پایا جائے، یہ حرام ہے۔ **سبزیوں کو کاٹنے کا انداز کیا ہو؟** ہر کوئی اپنی اپنی پسند رکھتا ہے کہ سبزیوں کو کس طرح کاٹا جائے۔ کوئی کسی سبزی کو سلائس (Slice) میں کاٹنا پسند کرتا ہے، کوئی کیوبز میں یہ تو پسند پر انحصار (Depend) کرتا ہے۔ یہ کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن ایک اہم چیز ضرور سمجھ لینی چاہئے کہ سبزیوں کو باریک کاٹیں یا موٹے ٹکڑوں میں، کاٹنے کا انداز پکنے کے دورانیے اور نتائج پر ضرور اثر انداز ہوگا۔ ظاہر ہے کہ باریک انداز میں کٹی ہوئی سبزی کو کم اور موٹے ٹکڑوں میں کٹی ہوئی سبزی کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ **سبزیاں کاٹنے کے مفید طریقے** کھیرے، ککڑی اور شملہ مرچ کو لمبائی میں کاٹ کر کھانا مفید ہے۔ ٹماٹر سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اسے ہمیشہ چار ٹکڑے کرکے کھائیں۔ بھنڈی، توری، لوکی وغیرہ قتلے (گول تراشے ہوئے ٹکڑے) کرکے پکائیں۔ بند گوبھی، کھیرا، ککڑی، پیاز، گاجر، شلجم اور چقندر کو کچا کھانا بھی مفید ہے۔ ہاں ان کو سلاد (salad) کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جو بہت ہی اچھا ہے۔ ادرک، لہسن ہمیشہ چھوٹے ٹکڑے کرکے استعمال کریں بڑے ٹکڑے نہ ڈالیں۔ وہ سبزیاں جو چھلکے سمیت کھائی جاتی ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے ان کو چھلکوں سمیت ہی پکایا جائے ورنہ وٹامنز ضائع ہوجاتے ہیں۔ جیسے آلو، بینگن، کھیرا، توری، لوکی اور چقندر وغیرہ ان سبزیوں کے چھلکوں میں وٹامنز، منرلز، معدنیات و نمکیات وغیرہ کا خزانہ جمع ہوتا ہے۔ **سبزیوں کی کٹنگ میں مشین کا استعمال** سبزیاں کاٹنے کے لئے Multifunction Vegetable Cutting Dicer مشین وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس سے وقت تو بچ جاتا ہے تاہم ان اشیا کو استعمال کرنے کے بعد ان کی صفائی بہت اہمیت رکھتی ہے اور بچوں کو بھی ایسی مشین سے دُور رکھا جائے۔ کٹنگ بورڈ کا استعمال کریں تو اس کی بھی صفائی کا خیال رکھیں۔

# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

## مخصوص ایام میں آیتِ سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرتی ہے تو اس پہ سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں، یونہی حائضہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پہ واجب ہو گا یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حیض والی عورت کے لئے تلاوتِ قرآنِ کریم ناجائز و حرام ہے اور ایسی عورت نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو بھی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا البتہ حائضہ عورت سے کسی عاقل بالغ اہلِ نماز نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، 1/468، مراقی الفلاح مع طحطاوی، 2/89، بہار شریعت، 1/729)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## اسکارف لپیٹنے کا شرعی حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیثِ پاک میں دوپٹہ پہنتے ہوئے دوبار لپیٹنے سے منع کیا گیا ہے، تو آج کل عورتیں جو اسکارف کافی مرتبہ لپیٹ کر پہنتی ہیں، کیا یہ بھی منع ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ابو داؤد شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ سرکار علیہ السّلام ام المؤمنین حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہا دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔ شارحین نے آپ علیہ السّلام کے اس فرمان کی وجہ یہ بیان کی کہ عرب عورتیں دوپٹہ یا چادر اوڑھتے ہوئے اسے سر کے اوپر عمامے کے پیچ (پٹی) کی طرح گھمالیتی تھیں تاکہ دوپٹہ سر سے نہ گرے، جو عمامے جیسی صورت اختیار کرلیتا، اس طرح مردوں سے مشابہت پیدا ہو جاتی۔ جبکہ اسکارف دوپٹے اور حجاب کو ہمارے معاشرے میں عمامے کے پیچ کی طرح موٹا کرکے سر کے اوپر نہیں لپیٹا جاتا اور نہ ہی اس سے عمامے جیسی کوئی مشابہت پیدا ہوتی ہے لہٰذا وہ اس فرمان کے تحت بھی داخل نہیں ہو گا، بلکہ دوپٹے کو لپیٹنا اسے سرکنے سے روکنے کیلئے ہوتا ہے، جس کا اہتمام کرنا بالخصوص نماز اور بالوں کے ستر (یعنی چھپانے) کے مواقع پر ضروری ہے۔ (ابوداؤد، 4/88، حدیث: 4115، لمعات التنقیح، 7/372، فتاویٰ رضویہ، 24/537)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

## اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

**سنّتوں بھرا اجتماع** دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ للبنات کے تحت ملک بھر سے جامعۃُ المدینہ للبنات کی اراکینِ پاک مشاورت، ریجن و زون ذِمّہ داران اور اراکینِ کابینہ کا سنّتوں بھرا اجتماع 6، 7، 8 جولائی 2019ء کو پی آئی بی کالونی کراچی میں منعقد کیا گیا جس میں 50 ذِمّہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی، اجتماعِ پاک میں صاحبزادیِ عطّار سلّمہاالغفّار اور عالمی مجلسِ مشاورت ذِمّہ دار اسلامی بہن نے بھی تربیت کی۔ **کفن، دفن اجتماعات** مجلسِ کفن، دفن (اسلامی بہنیں) کے تحت جون 2019ء میں پاکستان میں 439 مقامات پر کفن، دفن اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جن میں 8 ہزار 490 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ گھوٹکی اور نواب شاہ سمیت بعض علاقوں میں یہ اجتماع پہلی بار ہوا جسے مقامی اسلامی بہنوں نے بہت پسند کیا۔ اجتماعِ پاک میں اسلامی بہنوں کو غسلِ میّت کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا۔ **نیک بننے کے طریقے** دعوتِ اسلامی کے تحت سکھر اور لاڑکانہ سندھ سمیت مختلف مقامات پر دو گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کئی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی کورسز** مجلسِ شارٹ کورسز کے تحت اسلامی بہنوں کے لئے 8 جولائی 2019ء سے کراچی میں 12 دن کے "خُصُوصی اسلامی کورس" کا سلسلہ ہوا اِس کورس میں خُصُوصی اسلامی بہنوں (گونگی، بہری اور نابینا) میں مَدَنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے ★ 8 جولائی 2019ء سے حیدرآباد، فیصل آباد، گجرات، ملتان اور اسلام آباد میں اسلامی بہنوں کے دارُ السنّہ للبنات میں 12 دن کے "فیضانِ نماز کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں نماز سے متعلّق شرعی احکام، وُضو اور نماز کا عملی طریقہ، شجرۂ عالیہ کے اَوْراد و وَظائف، اسلامی بہنوں کے مختلف شَرعی مسائل اور مدنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے۔ **ڈاکٹرز مدنی حلقہ** شعبۂ تعلیم (اسلامی بہنیں) کے تحت ملتان شہر، ملتان کابینہ میں "نِشتر اسپتال" کے جنرل سرجن کے گھر ڈاکٹرز مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جس میں کئی لیڈی ڈاکٹرز نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مبلّغۂ دعوتِ اسلامی نے مدنی حلقہ میں شریک اسلامی بہنوں کو فرض عُلوم حاصل کرنے کا ذہن دیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کرتے ہوئے مختلف مدنی کاموں مثلاً گھریلو صدقہ بکس رکھنے اور ماہانہ مدنی حلقہ میں شرکت کرنے کی نیتیں کروائیں۔ **نعت خوانی** مجلسِ رابطہ کے تحت گلگشت کابینہ (ملتان) میں نیوز چینل "اب تک" کے بیورو چیف کے گھر اِن کی اہلیہ کے تعاوُن سے اجتماعِ ذِکْر و نعت کا سلسلہ ہوا جس میں شُرکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا گیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دِلائی گئی۔

## اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

**قبولِ اسلام کی مدنی خبر**

5 ذوالقعدہ 1440ھ کو عُمان میں یوگنڈا کی ایک خاتون نے مبلّغۂ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو اسلامی احکامات اور تعلیمات سکھانے کی کوشش جاری ہے۔

**سنّتوں بھرے اجتماعات** دعوتِ اسلامی کے تحت افریقہ کے ملک لیسوتھو (Lesotho) میں اسلامی بہنوں کے ماہانہ سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں شخصیات اسلامی بہنوں سمیت کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی ★ اسی طرح یوگنڈا (Uganda) کے شہر کمپالا (Kampala) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں بِلالی ممالک کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اس اجتماعِ پاک میں یوگنڈا کی ایک یونیورسٹی اور انٹرنیشنل یونیورسٹی آف ایسٹ افریقہ کی طالبات اور دیگر افریقی و ایشیئن اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ** دعوتِ اسلامی کے تحت سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ ہوا جس میں عالمی مجلسِ مشاورت کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے بذریعۂ انٹرنیٹ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کے لئے اَہداف مقرّر کئے اور ان کی تربیت کی۔ **نیک کام** نیک کام (یعنی مدنی انعامات) اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی

لئے دعوتِ اسلامی کے تحت یکم تا30 جون 2019ء ہند کے مختلف شہروں (موڈاسا گجرات، گودھرا ضلع پنچ محل، ہمّت نگر ضلع صابر کانٹھا، پرانتج، جام نگر ضلع گجرات، ڈیسا ضلع میرا باسولا، پالنپور ضلع گل موہر، گونجا ضلع مہسانہ، رالسانہ، بھوج ضلع کچھ، انجر ضلع گاندھی دھام، احمد آباد ضلع جوہاپور، احمد آباد ضلع مرزا پور، نڈیاد ضلع کھلال، بالاسینور، دھابوئی ضلع بڑودا، کرجن بڑودا، بیاور ضلع اجمیر، کانکرولی ضلع راجستھان، اودھے پور، بوندی ضلع جودھپور، کوٹا، ناگور شریف، بیکانر، جودھ پور وغیرہ) اور یوکے کے شہروں (برمنگھم، اسٹروک آن ٹرینٹ، ڈیوڈلی، ٹپٹن، برسٹل) جبکہ کیوپیپ موریشس اور بارسلونا اسپین میں اڑھائی گھنٹے کے مَدَنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 1803 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **شخصیات اجتماع** افریقی ملک یوگنڈا (Uganda) کے شہر کمپالا (Kampala) میں ایک شخصیت خاتون کے گھر شخصیات اجتماع ہوا جس میں عالمی مجلسِ مشاورت کی رکن و بِلادی ممالک کی ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت ومدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلے کا ذہن دیا۔ **حج تربیتی اجتماعات** مجلسِ حج و عمرہ (اسلامی بہنیں) کے تحت ملک و بیرونِ ملک اس سال حج پر جانے والی اسلامی بہنوں کے لئے دو گھنٹے کے حج تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں اسلامی بہنوں کو حج و عمرہ کا طریقہ، حاضریِ مدینہ کے آداب اور وہاں اپنے قیمتی لمحات کو نیکیوں میں گزارنے سے متعلق پوائنٹس (Points) دیئے گئے۔ بیرونِ ملک میں یوکے، کینیڈا، ہند، ساؤتھ افریقہ، عمان، ترکی، قطر، عرب شریف، کویت، اسپین، ناروے، بیلجیئم، اِٹلی، آسٹریا، ملائیشیا، موریشس، یوگنڈا، بوٹسوانا، کینیاوغیرہ اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں 317 مقامات پر حج تربیتی اجتماعات ہوئے جن میں اس سال حج پر جانے والی سینکڑوں اسلامی بہنوں سمیت سولہ ہزار سات سو اِکسٹھ (16761) اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی کورسز** اسلامی بہنوں کی مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام نیویارک امریکہ اور افریقہ کے ملک لیسوتھو میں اسلامی بہنوں کیلئے 12 دن کے "اپنی نماز دُرست کیجئے" کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مدنی کورس کے اختتام پر امتحان کا سلسلہ ہوا۔ شُرکا اسلامی بہنوں نے دعوتِ اسلامی کی "مجلسِ شارٹ کورسز" کی اس کوشش کو بہت سَراہا اور مَدَنی کاموں میں شرکت کی نیتیں کیں۔ **مجلسِ رابطہ کی مدنی خبریں** مجلسِ رابطہ کے تحت یوکے کے شہر ڈربی میں شخصیات اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں طالبات، ٹیچرز اور عاشقانِ رسول کے مدارس کی عالمہ اسلامی بہنوں سمیت شعبۂ تعلیم سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی اور اجتماع کے اختتام پر دینِ متین کی خدمت کے لئے کی جانے والی دعوتِ اسلامی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے حوصلہ افزا تاثرات دیئے ✿ ماہِ شوال میں بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں بنگلہ دیش پارلیمنٹ کی ممبر خاتون کے گھر پر سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں شخصیات کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی ✿ یوکے کے شہر برمنگھم میں شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ ہوا جس میں دیگر شخصیات کے ساتھ ساتھ سماجی ادارے آل پاکستان وومین ایسوسی ایشن سے تعلّق رکھنے والی اسلامی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ مدنی حلقے میں شریک اسلامی بہنوں کو علمِ دین کے فضائل سے آگاہ کیا گیا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذِہن بھی دیا گیا۔ **تعویذاتِ عطّاریہ کا مدنی بستہ** اللہ پاک کے کرم سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غم خواری کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت اسلامی بہنوں کے لئے اٹلی (Italy) کے شہر بریشیا میں تعویذاتِ عطاریہ کے مدنی بستے کا آغاز ہوچکا ہے جہاں اسلامی بہنوں کو فِی سَبِیْلِ اللہ تعویذاتِ عطّاریہ دیئے جارہے ہیں۔ **ماہانہ مدنی حلقہ** دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ماہانہ مدنی حلقہ بھی ہے۔ پچھلے دنوں ممبئی ہند میں ایک مقام پر اسلامی بہنوں کے ماہانہ مدنی حلقے کا آغاز ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **ہفتہ وار اجتماع کا آغاز** ہند کے ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں ایک نئے ہفتہ وار اجتماع کا آغاز ہوا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

ان رسائل میں عورتوں کے لئے بھی مفید معلومات موجود ہیں، آج ہی ان کتب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے
یا دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔
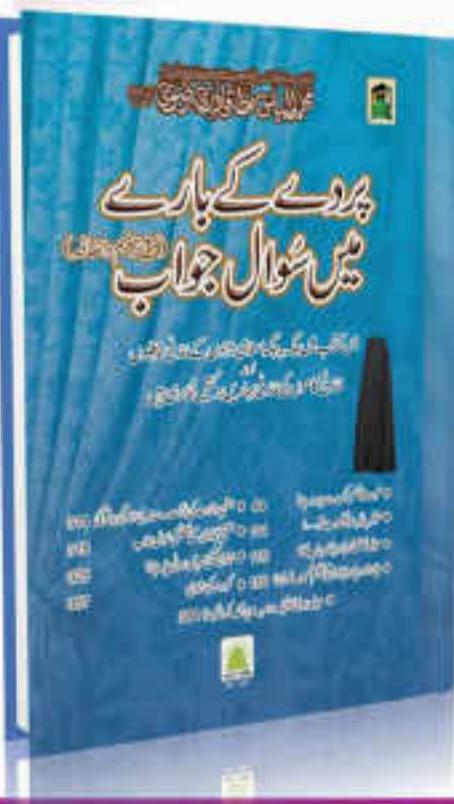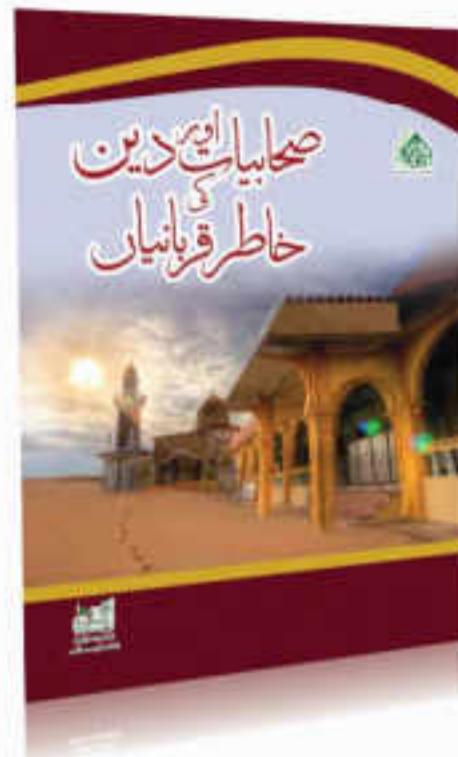
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net


ISBN 978-969-631-974-0
0125764